شخص صریح گمراہ ہے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ خود پاکیزہ ہے اور پاکیزگی کو پسند کرتا ہے۔اس کے برعکس جو شخص طہارت کا تصور تو دور کی بات نہ کبھی نہاتا ہو نہ وضوء کرتا ہے اور نہ فرض نماز واعمال بلکہ ہر وقت گندگی میں لتھڑا رہتا ہے' کتوں سے تعلق اور گندگی وغیرہ گندے مقامات میں پڑا رہتا ہے اور شیطان کے علاوہ کسی کو پسند نہیں کرتا' معمولی عقل رکھنے والا بھی سمجھ سکتا ہے کہ یہ کیسے ولی ہے؟ اس لئے کہ عقائد کے بارہ میں جو کتب ہیں ان کے مطابق ولی وہی ہے جو خدا اور اسکے صفات کو جانتا ہو' عبادت الٰہی سے کسی وقت غافل نہیں ہوتا' گناہوں اور حرام باتوں سے بچتا رہے۔نجاست سے آلودہ نہ ہو اور نہ عبادات کا تارک ہو' نہ مجنوں و بے عقل ہو اور گندگیوں میں لتھڑا ہو۔بدقسمتی سے اولیاء اللہ اور اولیاء الشیطان کا شناخت نہ کرنے اور ان دونوں طبقوں کی حقیقت نہ جاننے والے افراد اس مرض میں مبتلا ہو گئے۔

ولی کی پہچان: معزز حضرات! ولی کی پہچان تو یہ ہے کہ اذا رؤوا ذکر اللہ کہ ان کو دیکھا جائے تو ان کے دیکھنے سے رب العزت جلالہ کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔دل میں سرور اور روحانی کیفیت پیدا ہو کر ذکر اللہ کی طرف میلان پیدا ہو' نماز کی طرف دل متوجہ ہو' خوف خدا اور آخرت کی یاد تازہ ہو' یہی ایک ولی کی پہچان ہے۔درمنثور کی ایک روایت میں ارشاد ہے:

عن سعید ابن جبیر ان رسول اللہ ﷺ سئل من اولیاء اللہ فقال الذین یذکر اللہ برؤیتھم

''حضرت سعید بن جبیرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ سے پوچھا اولیاء اللہ یعنی اللہ کے دوست کون لوگ ہیں؟ فرمایا وہ لوگ جن کو دیکھ کر اللہ کی یاد آجائے۔''

امام بغویؒ نے لکھا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میرے بندوں میں میرے اولیاء وہ ہیں جن کی یاد میرے ذکر سے اور میری یاد ان کے ذکر کرنے سے ہوتی ہے۔

صحبت اولیاء کے برکات:

اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اولیاء اللہ کو اللہ سے قریب اور بے کیف مصاحبت حاصل ہوتی ہے اسی وجہ سے ان کی ہم نشینی گویا اللہ تعالیٰ کی ہم نشینی اور ان کا دیدار اللہ کی یاد دلانے والا اور ان کا ذکر اللہ کے ذکر کا موجب ہوتا ہے ان کی مثال بزرگوں نے اس طرح بیان کی جیسے سورج کی روشنی میں رکھا ہوا آئینہ جو سورج کی شعاعوں سے جگمگا جاتا ہے اور اس آئینہ کے سامنے جو چیز رکھی جائے آئینہ کی عکس ریزی سے وہ چیز بھی روشن ہو جاتی ہے اگر اس آئینہ کے سامنے روئی یا باریک کپڑا رکھا جائے تو قرب کی وجہ سے وہ بھی جل جاتا چونکہ سورج کافی دوری پر ہے' اس لئے

دھوپ میں روئی نہیں جلتی' اللہ کے قرب اور بے کیف مصاحبت و مناسبت رکھنے کیوجہ سے اولیاء کرام میں اثر پذیری اور اثر اندازی کی صلاحیت زیادہ قوی ہوتی ہے اسی تاثیر اور تاثر کا تعلق اس امر کا باعث ہوتا ہے کہ ان کا حضور اللہ کے سامنے حضور کا ذریعہ اور ان کو دیکھنا اور ان کے ساتھ بیٹھنا اللہ کی یاد کا موجب بن جاتا ہے۔لیکن شرط یہ ہے کہ دیکھنے والے کے دل میں انکار نہ ہو کیونکہ منکر اور بداعتقاد کو کوئی فیض حاصل نہیں ہوتا۔

اولیاء اللہ سے دشمنی کا انجام:

بخاری شریف میں آپ ﷺ کا ارشاد ہے: من عادی لی ولیا فقد اذنتہ بالحرب

جس نے میرے ولی (دوست) سے دشمنی مول لی میں نے اس کو اپنے طرف سے) جنگ کا الٹی میٹم دیدیا ہے۔اللہ ہم سب کو اللہ تعالیٰ کے اس خطرناک وعید سے بچائے رکھے۔آمین۔

محترم دوستو! عام لوگ جیسے کہ میں نے پہلے عرض کیا کشف وکرامت کو ولایت کی لازمی اور خصوصی نشان سمجھتے ہیں' یہ تصور قطعاً درست نہیں اور یہ بھی درست نہیں کہ یہ سمجھا جائے کہ ولی کی مخصوص نشانی مثلاً عام لوگوں سے الگ لباس' امتیازی شان بان' اٹھنا بیٹھنا' ملنے کا انداز' کھانا پینا ہوگا اس تصور کا کوئی ثبوت نہیں امت کے لاتعداد اولیاء کرام کشف وکرامت سے خالی ہوتے ہیں لیکن ولایت کے اعلیٰ ترین مقام پر اللہ کے نزدیک وہ فائز ہوں گے۔کرامت وکشف کسی کے اختیار میں نہیں کہ بٹن دبا کر کشف وکرامت کا ظہور ہوگا اور بٹن آف کرنے سے سلسلہ منقطع ہوگا۔صوفیاء کرام کے نزدیک کشف وکرامت مردوں کے لئے بمقولہ "حیض" ہے اکثر اولیاء اس کو چھپاتے ہیں۔حضرت جنید بغدادی جو سرتاج الاولیاء کے نام سے مشہور ہیں' کے دربار میں ایک عقیدت مند نے دس سال گزار کر جاتے وقت کہا۔حضرت میں نے ان دس سالوں میں آپ کی ایک کرامت نہیں دیکھی۔فرمایا ان دس سالوں میں کوئی خلاف شریعت کام کرتے بھی دیکھا ہے کہ نہیں۔کہا نہیں۔فرمایا اصل شے اتباع سنت ہے نہ کشف وکرامت۔

اکابرین دیوبند اولیاء تھے:

محترم دوستو! ہمارے اکابر دیوبند بحمدللہ سب کے سب اپنے وقت کے بڑے بڑے اولیاء کرام تھے' اگر کوئی غوث تھا تو کوئی قطب تھا' بعض اوتاد وابدال بھی تھے' حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیبؒ نے لکھا ہے کہ اس عظیم دینی ادارہ دارالعلوم دیوبند پر ایک وقت ایسا بھی گزرا ہے کہ اس کے تمام اساتذہ کرام' اکثر طلباء حتیٰ کہ دیوبند کے علمی ادارہ کے خدام' مالی صفائی کرنے والے حتیٰ کہ گھنٹی بجانے والا بھی ولی ہوتا تھا۔گھنٹی بجاتے وقت زور زور سے یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

یہ گلشن یونہی رہے گا اور ہزاروں بلبلیں ۔۔۔ اپنی اپنی بولیاں سب بول کر اڑ جائیں گی

اور یہی ارشادات جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے افتتاحی اوراختتامی تقاریب میں جامعہ حقانیہ کے باسیوں کے بارہ میں فرماتے تھے کیونکہ انہوں نے خود بھی دارالعلوم دیوبند کے علمی وروحانی ماحول میں تعلیم و تدریس کی قابل رشک طویل زندگی گزاری دارالعلوم دیوبند کے اساتذہ طلباء اور خدام کے احوال کے واقف وامین تھے۔

ولی کی نشانی:

دوستو! ولی کی نشانی کے لئے صرف ایک حدیث ذکر کرکے آیت کے دوسرے حصے کا ان شاء اللہ پھر کبھی عرض کروں گا۔

وعن ابی هریرةؓ قال قال رسول الله ﷺ ان الله اذا أحب عبداً دعا جبرئیل فقال انی احب فلانا فاحبه قال فیحبه ' جبرئیل ثم ینادی فی السماء فیقول ان الله یحب فلانا فاحبوه فیحبه اهل السماء ثم یوضع له القبول فی الارض واذا ابغض عبداً دعا جبرائیل فیقول انی ابغض فلانا فابغضه قال فیبغضه جبرائیل ثم ینادی فی اهل السماء ان الله یبغض فلاناً فابغضوه قال فیبغضونه ثم یوضع له البغضاء فی الارض (رواه مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ جب کسی بندے کو پسند فرماتے ہیں تو جبرائیل امین سے فرماتے ہیں کہ میں فلاں آدمی سے محبت کرتا ہوں تم بھی ان سے محبت کرو حضرت جبرائیلؑ سارے آسمانوں میں اس کی منادی کرتے ہیں کہ فلاں شخص سے اللہ تعالیٰ محبت فرماتے ہیں میں بھی اس سے محبت کرتا ہوں تو سارے آسمان والے اس شخص سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر یہ محبت زمین کی طرف نازل ہوتی ہے اور زمین میں رہنے والے انسان بھی اس شخص سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر زمین میں اس کی مقبولیت عام کردی جاتی ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو ناپسند کرتے ہیں تو جبرائیلؑ کو بلا کر فرماتے ہیں کہ مجھے فلاں بندے سے بغض ہے تو بھی اسے ناپسند کر پھر وہ یعنی جبرائیلؑ تمام آسمان والوں کو آواز دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو فلاں بندہ ناپسند ہے۔ بس تم بھی اس سے نفرت کرو۔ پس وہ اسے ناپسند کرتے ہیں پھر زمین میں اس کے لئے بغض ونفرت رکھ دی جاتی ہے۔

مالک الملک ہم سب کو پہچان کی توفیق عطا فرما کر صراط مستقیم پر چلنے کی ہمت اورارادہ سے مالا مال فرمادیں۔

❁ ❁ ❁ ❁

مولانا نور محمد ثاقب*

علم اُصول حدیث میں علماء احناف کی تصنیفی خدمات

مقالہ نگار مولانا نور محمد ثاقب دارالعلوم حقانیہ کے قابل فخر فرزند اور جید فضلا میں سے ہیں' خداداد صلاحیتوں کی بناء پر امارت اسلامیہ افغانستان کے چیف جسٹس کے منصب پر فائز رہے' طالبان دور حکومت میں علامہ اقبال کے فرزند جناب جسٹس جاوید اقبال صاحب افغانستان کے دورہ پر گئے ان سے ملاقاتیں رہیں' وہاں کے نظام عدالت اور فقہ حنفی کی گہرائی اور جامعیت پر بحث و تمحیص اوران کی کارکردگی سے اتنے متاثر ہوئے کہ کابل سے واپسی پر ناچیز سے ملنے میری رہائش گاہ تشریف لائے۔ میری خواہش پر انہوں نے دارالعلوم کے وسیع ہال ایوان شریعت میں اپنا تاثراتی خطاب فرمایا اور جناب ثاقب صاحب کا زبردست انداز میں ذکر کیا۔ خطاب اس وقت الحق میں چھپ چکا تھا بعد میں انہوں نے اپنے سفرنامہ میں بھی ان کا ذکر کیا۔امید ہے ان کا تحقیقی مضمون علمی حلقوں کے لئے دلچسپی کا باعث ہوگا۔ { (مولانا) سمیع الحق }

بندہ نے اُصولِ حدیث کے سلسلۂ مضامین کی پچھلی قسطوں میں اُصولِ حدیث میں علماء احناف کی ایک سو پچاس (۱۵۰) کتابوں کا تذکرہ کیا تھا۔اَب اِس حوالے سے علماء احناف کی دیگر کتابیں (اُن کے مصنفین کی تواریخ وفات کی ترتیب پر) ذکر کی جاتی ہیں:

۱۵۱ ."کتابُ خبرِ الواحد" تالیف الامام الفقیه الأصولی الحافظ القاضی أبی موسیٰ عیسی بن أبان بن صدقة البغدادی الحنفی المتوفّٰی بالبصرة فی المحرّم سنة ۲۲۱ھ

۱۵۲ ." سِمْط الثریّا فی معانی غریب الحدیث" تالیف الشّیخ الفقیه اللّغوی أبی القاسم اسمٰعیل بن الحسن بن عبداللّٰه البیهقی الحنفی، المولود سنة ۳۲۸ھ، المتوفّٰی سنة ۴۰۲ھ

۱۵۳ ." مجمع الغرائب فی غریب الحدیث " تالیف الشّیخ أبی الحسن عبدالغافر بن اسمٰعیل بن عبدالغافر بن محمّد بن سعید الفارسی القُشیری الحنفی، سِبطُ أبی القاسم القُشیری، المولود سنة ۴۵۱ھ المتوفّٰی بنیسابور سنة ۵۲۹ھ وقیل سنة ۵۳۷ھ

---

* سابق چیف جسٹس سپریم کورٹ آف افغانستان' وسابق رئیس دارالافتاء المرکزیۃ افغانستان

۱۵۴ ." مُتَشابَهُ أسامی الرّواۃ " تالیف العلّامۃ جاراللّٰہ أبی القاسم محمود بن عمربن محمّد بن عمرالزّمَخْشری اللّغوی حنفیّ المذهب معتزلیّ المعتقد المولود بِزَمَخْشرفی رجب سنۃ ۴۶۷ھ، المتوفّٰی بجرجانیۃِ خوارزم لیلۃ عرفۃ من سنۃ ۵۳۸ھ

۱۵۵ ." الفائق فی غریب الحدیث " تالیف العلّامۃ جاراللّٰہ أبی القاسم محمود بن عمربن محمّد بن عمرالزّمَخْشری اللّغوی حنفیّ المذهب معتزلیّ المعتقد المولود بِزَمَخْشرفی رجب سنۃ ۴۶۷ھ، المتوفّٰی بجرجانیۃِ خوارزم لیلۃ عرفۃ من سنۃ ۵۳۸ھ

۱۵۶ ." دُرّالسّحابۃ فی وفیّات الصّحابۃ " تالیف الشّیخ الامام المحدّث الفقیه اللّغوی أبی الفضائل رضیّ الدّین الحسن بن محمّد بن الحسن بن حیدر بن علیّ القرشی العدوی العُمری الصّغانی، الحنفی، المولود بمدینۃ لاهورسنۃ ۵۷۷ھ، المتوفّٰی ببغداد سنۃ ۶۵۰ھ

۱۵۷ ." أسنی المقاصد وأعذب الموارد " تالیف الشّیخ فخرالدّین علیّ بن أحمد بن عبدالواحد المقدسی الحنفی، المتوفّٰی سنۃ ۶۹۰ھ

(یہ کتاب مؤلف کے شیوخ کی سوانح کے بارے میں ہے، اِس میں اُنہوں نے اپنے شیوخ میں سے رجال اورنساء دونوں طبقوں کو جمع کیا ہے، جن میں سے پچیس شیوخ صرف طبقۂ نساء میں سے ہیں۔

۱۵۸ ." مختصرکتاب التّحقیق فی أحادیث الخلاف لابن الجوزی " تالیف الشّیخ الفقیه المحدّث برهان الدّین أبی اسحاق ابراهیم بن علیّ بن أحمد بن یوسف المعروف بِابن عبدالحق، الدّمشقی، الحنفی، القاضی بمصر، المتوفّٰی سنۃ ۷۴۴ھ

۱۵۹ ." الجوهرالنّقی فی الرّدعلی البیهقی " تالیف الامام الحافظ قاضی القضاۃ علاء الدّین أبی الحسن علیّ بن عثمان بن ابراهیم بن مصطفی بن سلیمان المادینی المصری الحنفی، المعروف بِابن التُرکمانی، المولود سنۃ ۶۸۳ھ، المتوفّٰی یوم عاشوراء سنۃ ۷۵۰ھ

(یہ ایک ضخیم کتاب ہے، اپنے موضوع میں بہت عمدہ اوراپنے طرزِ استدلال میں بڑی عجیب ہے جوکہ مطبعہ دائرۃ المعارف سے طبع ہوئی ہے)

۱۶۰ ." الکتاب الحافل فی بیان المُختلطین من الرّواۃ " تالیف الامام العلّامۃ الحافظ علاء الدّین أبی عبداللّٰہ مُغُلْطای بن قِلیج بن عبداللّٰہ البَکْجَری المصری الحنفی، المولود سنۃ ۶۸۹ھ، المتوفّٰی سنۃ ۷۶۲ھ

۱۶۱. " التصنیف الحسن فی بیان مَنْ نُسِبَ الی أمه من الرّواة " تالیف الامام العلّامة الحافظ علاء الدّین أبی عبداللہ مُغُلطای بن قِلیج بن عبداللہ البَکْجَری المصری الحنفی، المولود سنة ۶۸۹ھ، المتوفّٰی سنة ۷۶۲ھ

۱۶۲. "مختصر فی علوم الحدیث " تالیف الشیخ الامام العلّامة محیّ الدّین أبی محمّد عبدالقادر بن محمّد بن محمّد بن نصراللہ بن سالم القرشیّ المصری الحنفی، المولود سنة ۶۹۶ھ، المتوفّٰی سنة ۷۷۵ھ

۱۶۳. "قبس الأنوار تلخیص اقتباس الأنوار والتماس الأزهارفی أنساب الصّحابة ورُواة الآثار للرّشاطی " تالیف الشّیخ الفقیه القاضی مجدالدّین اسمٰعیل بن ابراهیم بن محمّد بن علیّ الکنانیّ البلبیسیّ ثمّ المصری الحنفی، المولود سنة ۷۲۸ھ، المتوفّٰی فی ربیع الآخرسنة ۸۰۲ھ

("اقتباس الأنوار والتماس الأزهار فی أنساب الصحابة ورُواة الآثار" عبداللہ بن علی بن عبداللہ بن خلف الرشاطی (المتوفّٰی ۵۴۲ھ) کی تالیف ہے جوکہ چھ جلدوں میں ہے اور شیخ مجدالدین اسماعیل بن ابراہیم البلبیسی الحنفی نے اِس کی تلخیص کی ہے، مزید برآں علامہ سمعانی کی "الأنساب" پر علامہ ابن الاثیر کی زیادات کوبھی اِس میں منضم کردیا ہے اور پھر اِس مجموعہ کا نام "قبس الأنوار" رکھ دیا ہے)

۱۶۴. " معجم الشّیوخ " تالیف الشّیخ العلّامة قاضی القضاة بدرالدّین محمود بن أحمد العینی ثمّ المصری الحنفی، المولود سنة ۷۶۲ھ، المتوفّٰی سنة ۸۵۵ھ

۱۶۵. " منظومة عقود الدّررفی علوم الأثر " تالیف الشّیخ المحدّث ناصرالدّین أبی البقاء محمّد بن أبی بکربن عبدالرّحمٰن بن محمّد الصالحی الحنفی، المعروف بِابن زُرَیْق، المولود بِصالحیّة دمشق فی شوّال سنة ۸۱۲ھ، المتوفّٰی بِصالحیّة دمشق فی التّاسع من جمادی الآخرة سنة ۹۰۰ھ

۱۶۶. " شرح منظومة عقود الدّررفی علوم الأثر " تالیف الشّیخ المحدّث ناصرالدّین أبی البقاء محمّد بن أبی بکربن عبدالرّحمٰن بن محمّد الصالحی الحنفی، المعروف بِابن زُرَیْق، المولود بِصالحیّة دمشق فی شوّال سنة ۸۱۲ھ، المتوفّٰی بِصالحیّة دمشق فی التّاسع من جمادی الآخرة سنة ۹۰۰ھ

۱۶۷. " رجال الموطّأ " تالیف الشّیخ المحدّث ناصرالدّین أبی البقاء محمّد بن أبی بکربن عبدالرّحمٰن بن محمّد الصالحی الحنفی، المعروف بِابن زُرَیْق، المولود بِصالحیّة دمشق فی شوّال سنة ۸۱۲ھ، المتوفّٰی بِصالحیّة دمشق فی التّاسع من جمادی الآخرة سنة ۹۰۰ھ

۱۶۸. " کفایة الرّاوی والسّامع وهدایة الرّائی والسّامع " (فی الحدیث) تالیف الشّیخ الفقیه الأصولی

القاضی قِوام الدّین یوسف بن حسن الحسینی الشّیرازی ثمّ الرّومی الحنفی، الشّہیر بقاضیٔ بغداد المتوفّٰی سنۃ۹۲۲ھ

۱۶۹. " الدّرر الغوالی فی الأحادیث العوالی " تالیف الشّیخ العلّامۃ مسند الشّام فی عصرہٖ شمس الدّین أبی عبداللّٰہ محمّد بن محمّد بن علیّ بن طولون الدّمشقی الصّالحی الحنفی، المولود سنۃ۸۸۰ھ، المتوفّٰی سنۃ ۹۵۳ھ

۱۷۰. " مواھب الرّحمٰن فی الرّوایۃ عن الجانّ " تالیف الشّیخ العلّامۃ مسند الشّام فی عصرہٖ شمس الدّین أبی عبداللّٰہ محمّد بن محمّد بن علیّ بن طولون الدّمشقی الصّالحی الحنفی، المولود سنۃ ۸۸۰ھ، المتوفّٰی سنۃ ۹۵۳ھ

۱۷۱. "مختصر نھایۃ ابن الأثیر فی غریب الحدیث " تالیف الشّیخ الامام المحدّث علیّ بن حسّام الدّین بن عبدالملک بن قاضی خان الھندی الحنفی، الشّہیر بالمتقی، نزیل الحرمین، المولود فی الھند فی مدینۃ بُرھانفور سنۃ۸۸۵ھ، المتوفّٰی بمکّۃ سنۃ۹۷۵ھ

۱۷۲. " الأزھار المنثورۃ فی الأحادیث المشھورۃ " تالیف الامام العلّامۃ نورالدّین أبی الحسن علیّ بن سلطان محمّد الھروی ثمّ المکّی، الحنفی، الشّہیر بلقب العلّامۃ ملّاعلیّ القاریٔ المتوفّٰی سنۃ۱۰۱۴ھ (یہ کتاب مخطوطہ کی شکل میں موجود تھی، شاید کہ طبع ہوکر شائع ہوئی ہو)

۱۷۳. " الھبات السَّنیّات فی تبیین الأحادیث الموضوعات " تالیف الامام العلّامۃ نورالدّین أبی الحسن علیّ بن سلطان محمّد الھروی ثمّ المکّی، الحنفی، الشّہیر بلقب العلّامۃ ملّاعلیّ القاریٔ المتوفّٰی سنۃ ۱۰۱۴ھ (یہ کتاب مخطوطہ کی شکل میں موجود تھی، شاید کہ طبع ہوکر شائع ہوئی ہو)

۱۷۴. " رسالۃ فی مصطلح الحدیث " تالیف الشّیخ المحدّث الصّوفی قاسم بن صلاح الدّین الخانی الحلبی الحنفی، المولود سنۃ۱۰۲۸ھ، المتوفّٰی سنۃ ۱۱۰۹ھ

۱۷۵. " کتاب الأعلام فی تراجم الرّجال " تالیف الشّیخ محمّد أمین بن فضل اللّٰہ بن محبّ اللّٰہ بن محبّ الدّین محمّد بن أبی بکر تقی الدّین بن داؤد الحَمَوی الدّمشقی الحنفی، المولود سنۃ۱۰۶۰ھ، المتوفّٰی سنۃ۱۱۱۱ھ

(مؤلف نے اِس کتاب کو رجالِ حدیث کے چھ طبقات پر مرتب کیا ہے)

۱۷۶. " شرح أصول الحدیث للبرکوی " تالیف الشّیخ داؤد بن محمّد القارصیّ الرّومیّ الحنفی نزیل مصر، المتوفّٰی سنۃ۱۱۶۹ھ